حقیقی اسلام کے علوم و معارف سے آگاہ ہو کر اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲؍اگست ۱۹۷۵ء بمقام مسجد فضل لندن)

(خلاصہ خطبہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخری زمانہ میں جس مہدی کے ظہور کا مژدہ سنایا تھا وہ مہدی دنیا میں آیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں اس پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب مہدی علیہ السلام کا دنیا میں ظہور ہوگا تو اس وقت اسلام میں اس قدر بدعات داخل ہو چکی ہوں گی کہ اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا۔ چنانچہ جب مہدی علیہ السلام اسلام میں سے ہر قسم کی بدعات نکال کر اسے اس کی اصل اور حقیقی شکل میں پیش کریں گے تو لوگ کہیں گے یہ شخص تو بالکل ایک نئی شریعت پیش کر رہا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا کر کے حقیقی اسلام پر از سرِ نو ایمان لانے کی سعادت بخشی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کا ہمیں عرفان عطا کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رفعت و جلالت شان کی معرفت ہمیں بخشی گئی ہے اور قرآن مجید کی عظمت ہمارے دلوں میں جاگزیں کر کے اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے ہمیں بہرہ ور کیا گیا ہے اور ہمارا یہ فرض ٹھہرایا گیا ہے کہ ہم حقیقی اسلام کے علوم و معارف اور حقائق و دقائق سے پوری طرح آگاہ ہو کر اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں گزشتہ ایک سال سے جو خطبات دے رہا ہوں ان میں سے ایک سلسلۂ خطبات کا مقصد دو باتیں احباب جماعت کے ذہن نشین کرانا ہے۔ ایک یہ کہ ہم نے اصل اور حقیقی اسلام کو ہی اختیار کرنا ہے، اس پر غور کرکے اس پر عمل پیرا ہونا ہے اور دنیا کے سامنے خود اپنی زندگیوں میں اس کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے اور دوسرے یہ کہ اگر ہم اس مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید کی اس بے نظیر تفسیر سے آگاہ ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب وملفوظات میں بیان فرمائی ہے کیونکہ وہی تفسیر اصل تفسیر ہے۔ اس اصل اور بے نظیر تفسیر سے آگاہ ہم اسی صورت میں ہوسکتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہایت قیمتی اور بیش بہا تصانیف نیز ملفوظات کا نہ صرف مطالعہ کریں بلکہ انہیں ہمیشہ زیر مطالعہ رکھیں اور ان پر غور کرتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واضح فرمایا کہ اس تفسیر سے آگاہ ہوئے اور اس سے صحیح معنوں میں مستفیض ہوئے بغیر ہمارے لئے بدعات سے یکسر منزّہ، حقیقی اور خالص اسلام سے آگاہ ہونا اور اس کی حقیقی معرفت سے بہرہ ور ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس کے بغیر نہ ہم اللہ تعالیٰ کی بے ہمتا ذات اور اس کی غیر محدود صفات اور ان صفات کے ہر آن جاری رہنے والے جلووں کا عرفان حاصل کرسکتے ہیں نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی انتہائی ارفع واعلیٰ شان اور انسانی فہم وادراک سے بالا مقام کی حقیقی معرفت ہمیں نصیب ہوسکتی ہے نہ قرآنِ مجید کے ختم نہ ہونے والے علوم ومعارف اور حقائق ودقائق سے ہم بہرہ ور ہوسکتے ہیں اور نہ اس حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہونے کی ہمیں توفیق مل سکتی ہے۔

اس حقیقت کے ایک بیّن ثبوت اور حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی بیان فرمودہ بے نظیر تفسیر کے نمونہ کے طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے براہین احمدیہ میں سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی حقائق ومعارف سے پُر نہایت ہی لطیف تفسیر پڑھ کر سنائی اور واضح فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے اس چھوٹی سی آیت میں (جس سے قرآن مجید کی ہر سورۃ شروع ہوتی ہے اور جس سے ہر کام شروع کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے) پوشیدہ حقائق ومعارف پر ایسے لطیف اور پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی ہے کہ انسانی عقل دنگ ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ اگر دیکھا جائے تو حضرت مہدی علیہ السلام کی وساطت سے حقیقی اسلام پر از سرِنو ایمان لانے کی توفیق عطا ہونے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی لازوال تڑپ سے بہرہ ور ہونے کی وجہ سے ایک احمدی کا مقام بڑا بلند ہے۔ اس بلند مقام تک پہنچنا آسان نہیں ہے۔ اس کی راہ میں بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں اور مصائب جھیلنے پڑتے ہیں۔ پس سختیاں برداشت کرو اور اس مقام تک پہنچے بغیر کبھی دم نہ لو اور پھر اپنے اس مقام پر قائم ودائم رہنے کے لئے دعاؤں میں لگے رہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۵ر ستمبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۲، ۶)

۞۞۞